Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۲۷ر جمادی الثانی ۱۳۹۶ھ ۔ ۲۶ر احسان ۱۳۵۵ھش ۔ ۲۶ر جون ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۴۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل بناتا ہے

جو شخص ہماری تعلیم پر عمل نہیں کرتا وہ دراصل ہماری جماعت میں سے نہیں ہے

"ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے لیکن جو محض نام رکھا کر تعلیم کے موافق عمل نہیں کرتا وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ نے اِس جماعت کو ایک خاص جماعت بنانے کا ارادہ کیا ہے اور کوئی آدمی جو دراصل جماعت میں نہیں ہے محض نام لکھانے سے جماعت میں نہیں رہ سکتا۔ اُس پر کوئی نہ کوئی وقت ایسا آجائے گا کہ وہ الگ ہو جائے گا۔ اِس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے اعمال کو اِس تعلیم کے ماتحت کرو جو دی جاتی ہے۔

اعمال پروں کی طرح ہیں۔ بغیر اعمال کے انسان روحانی مدارج کے لئے پرواز نہیں کر سکتا اور ان اعلیٰ مقاصد کو حاصل نہیں کر سکتا جو اُن کے نیچے اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں۔ پرندوں میں فہم ہوتا ہے۔ اگر وہ فہم سے کام نہ لیں تو جو کام اُن سے ہوتے ہیں نہ ہو سکیں۔ مثلاً شہد کی مکھی میں اگر فہم نہ ہو تو وہ شہد نہیں نکال سکتی۔ اِسی طرح نامہ بر کبوتر ...... کو اپنے فہم سے کس قدر کام لینا پڑتا ہے۔ کس قدر دُور و دراز کی منزلیں وہ طے کرتے ہیں اور خطوط پہنچاتے ہیں۔ اِسی طرح پرندوں سے عجیب عجیب کام لئے جاتے ہیں۔

پس پہلے ضروری ہے کہ آدمی اپنے فہم سے کام لے اور سوچے کہ جو کام میں کرنے لگا ہوں یہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے نیچے اور اس کی رضا کے لئے ہے یا نہیں۔ جب یہ دیکھ لے اور فہم سے کام لے تو پھر ہاتھوں سے کام لینا ضروری ہوتا ہے سُستی اور غفلت نہ کرے۔ ہاں یہ دیکھ لینا ضروری ہے کہ تعلیم صحیح ہو کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ تعلیم صحیح ہوتی ہے لیکن انسان اپنی نادانی اور جہالت سے یا کسی دوسرے کی شرارت اور غلط بیانی کی وجہ سے دھوکا میں پڑ جاتا ہے اِس لئے خالی الذہن ہو کر تحقیق ضرور کرنی چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۳۹)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ر احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت و امان میں رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۲۶ر احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

ضعف اور بے چینی کی تکلیف بدستور ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے آمین۔

ربوہ ۲۵ر احسان۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی آیت

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ اُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ (النساء ۶۰)

کی پُر معارف تفسیر کرتے ہوئے احباب جماعت کو ان اہم شہری ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو ملک اور وطنِ عزیز کی طرف سے اُن پر عائد ہوتی ہیں۔ حضور نے بتایا کہ یہ ذمہ داریاں مختلف قسم کی ہیں۔ بعض ایسی ہیں جو ہر ملک کے ہر شہری کی حیثیت سے عائد ہوتی ہیں مگر کچھ وہ ہیں جو شریعتِ اسلامیہ نے مسلمانوں کے لئے بطور خاص مقرر کی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام سے باہر جو ذمہ داریاں مقرر کی گئی ہیں وہ سب ناقص اور نامکمل ہیں۔ اسلام نے ہی شہری ذمہ داریوں کی طرف احسن اور مکمل رنگ میں توجہ دلائی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ:۔

(۱) اسلام کا یہ حکم ہے کہ کسی رنگ میں بھی کسی فساد میں ہرگز حصہ مت لو (۲) نہ صرف یہ کہ خود کسی فساد میں حصہ نہ لو بلکہ ہر احمدی مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ دوسروں کو بھی فساد سے روکے اور ایسا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کرے جو مکمل امن و امان پر مبنی ہو۔ (۳) ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ ملک کے قانون کا احترام کرے اور اس کی پوری طرح پابندی کرے۔ (۴) نہ صرف ملکی قانون کی پابندی ایک احمدی مسلمان کا فرض ہے بلکہ اسے ان لوگوں کی بھی اطاعت کرنی چاہیئے جنہیں قانون نے صاحبِ اختیار و اقتدار بنایا ہے۔ (باقی صفحہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۶ احسان ۱۳۵۵ ہش

۲۶ جون ۱۹۷۶ء

مامورینِ الٰہی کے ساتھ استہزاء اور اس کا انجام

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے کہ اُس نے جتنے بھی مامور دنیا میں مبعوث فرمائے اُن کی قوموں نے اُن کی نہ صرف تکذیب کی بلکہ اُن کی مخالفت کرنے میں بھی کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ مخالفین نے انہیں جسمانی اذیتیں ہی نہیں دیں بلکہ اپنی دانست میں قلبی اور ذہنی اذیتیں پہنچانے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ عام مخالفت اور جسمانی اذیتوں کا ہم قبل ازیں ذکر کر چکے ہیں۔ آج ہم اسی ضمن میں اس امر پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں کہ مامورینِ الٰہی کو اپنے مخالفین کی طرف سے کیسی کیسی قلبی اور ذہنی اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا۔

مامورینِ الٰہی کو ان کے مخالفین کی طرف سے عام طور پر جس قلبی اور ذہنی اذیت کا سامنا کرنا پڑتا رہا وہ یہ تھی کہ معاشرہ میں ہر انسان کو انسان ہونے کی حیثیت میں جس عمومی شرف اور عزت و توقیر کا حامل گردانا جاتا ہے پُوری قوم کی طرف سے مخالفت کے جوش میں انہیں اس سے محروم کر دیا جاتا تھا اور یہ سمجھ لیا جاتا تھا کہ گویا یہ انسان نہیں ہیں بلکہ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کی کوئی ارذل مخلوق ہیں اس لئے ان کی تحقیر و تذلیل کرنے اور ان کا دل دُکھانے میں قطعاً کوئی مضائقہ نہیں۔ ہر کسی کی زبان پر جو آتا بلا سوچے سمجھے وہی ان کا نام رکھ دیتا اور ازراہِ تحقیر اسی نام سے انہیں پکارنے لگتا۔ کوئی کہتا (نعوذ باللہ) یہ دیوانہ ہے اور اپنا دماغی توازن کھو بیٹھا ہے، ایک اور اُٹھتا اور کہتا (نعوذ باللہ) یہ جادوگر ہے۔ کوئی ایک مامور بھی تو ایسا نہیں گزرا جس کو اُس کی قوم نے بُرے بُرے ناموں سے نہ پکارا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ تکذیب کرنیوالی قوموں کی اس روش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝ (الذاریات آیات ۵۳، ۵۴)

ترجمہ:۔ اسی طرح ان سے پہلے جو رسول آتے رہے ان کے بارہ میں بھی لوگوں نے یہی کہا کہ یہ جادوگر یا دیوانے ہیں۔ کیا وہ (ہر زمانہ کے مخالفین انبیاء) اس کی ایک دوسرے کو وصیت کرتے چلے آئے ہیں (کہ جب بھی کوئی مامور من اللہ مبعوث ہو تو ضرور اسے توہین آمیز ناموں سے پکارنا)۔ بات یہ ہے کہ وہ سب کے سب سرکش قوم ہیں۔ (اسی لئے ایک ہی قسم کے گندے خیالات ان کے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں)

مامورینِ الٰہی کے بُرے بُرے نام رکھنے کے علاوہ ان کے مخالفین اَور طریقوں سے بھی اُن کی تحقیر و تذلیل کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے تھے۔ وہ ایسی فضاء پیدا کر دیا کرتے تھے کہ انہیں اور ان پر ایمان لانے والوں کو معاشرہ میں کوئی عزت و شرف حاصل نہ ہونے پائے اور لوگ انہیں ذلیل ترین انسان تصور کرنے لگیں۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے ان کے ساتھ ایسا ہی انسانیت سوز سلوک کیا۔ پہلے قوم کے بااثر لوگوں نے ان کے ساتھ حقارت آمیز سلوک روا رکھتے ہوئے ان کی تکذیب کی اور پھر اُن کے بہکائے میں آکر پُوری کی پُوری قوم تحقیر و تذلیل پر اُتر آئی اور اُس نے بھی نہایت حقارت سے آپ کی دعوت کو ردّ کر دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ پہلے بڑے اور بااثر لوگوں کے تحقیر آمیز سلوک کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ۝ (ھود آیت ۲۸)

ترجمہ:۔ اس پر اُن بڑے لوگوں نے جنہوں نے اس کی قوم میں سے (اس کا انکار کیا تھا (اسے) کہا ہم تجھے اپنے جیسے ایک آدمی کے سوا کچھ نہیں سمجھتے اور نہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ سوائے اُن لوگوں کے جو ظاہراً ہم میں سے حقیر ترین نظر آتے ہیں کسی نے تیری پیروی (اختیار) کی ہو اور ہم اپنے اُوپر تمہاری (کسی قسم کی) کوئی فضیلت نہیں دیکھتے بلکہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ تم جھوٹے ہو۔

بڑے لوگوں کے اس تحقیر آمیز سلوک اور تکذیب کے بعد اُن کے دیکھا دیکھی باقی لوگوں نے بھی حضرت نوح علیہ السلام اور آپ پر ایمان لانے والوں کو ذلیل سمجھنا اور تحقیر کی نظر سے دیکھنا شروع کر دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کی اس روش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ۝ (الشعراء آیت ۱۱۲)

ترجمہ:۔ انہوں (یعنی نوح کی قوم کے افراد) نے کہا کیا ہم تجھ (ایسے شخص) پر ایمان لائیں حالانکہ نہایت حقیر لوگ تیرے متبع ہوئے ہیں۔

گویا قوم کے نزدیک حضرت نوح علیہ السلام پر ایمان لانا باعثِ ننگ شمار ہونے لگا اور لوگوں نے ایمان لانے والوں کو ذلیل ترین لوگ سمجھنا شروع کر دیا۔ پھر اور تو اور خود خیر البشر افضل الرسل فخر اوّلین و آخرین حضرت خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپؐ کی قوم کے لوگوں نے اس قدر ہتک آمیز سلوک روا رکھا اور اس درجہ تمسخر و استہزاء سے کام لیا کہ اُن کے نزدیک آپؐ کا وجود باوجود نعوذ باللہ تھا ہی اس لئے کہ اسے ہنسی مذاق اور تضحیک کا نشانہ بنایا جائے۔ ٹھٹھا کرنے اور اس طرح مسلمانوں کا دل دکھانے کے سوا اُن بدبختوں کو اور کچھ سُوجھتا ہی نہ تھا۔ ان کمینہ صفت لوگوں کی سفاہت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ۝ (الفرقان آیت ۴۲)

ترجمہ:۔ اور جب وہ تجھے دیکھتے ہیں تو تجھے صرف ایک ہنسی ٹھٹھے کی چیز سمجھتے ہیں (اور حقارت سے کہتے ہیں) کیا اللہ نے اس (جیسے) شخص کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔

مخالفینِ حق کی طرف سے یہ ذلّت آمیز سلوک اور تمسخر و استہزاء کا یہ انتہائی ناروا سلسلہ کسی ایک رسول یا چند رسولوں کے ساتھ مخصوص نہ تھا بلکہ جتنے بھی مامورینِ الٰہی مبعوث ہوئے بلا استثناء سب کے سب کے ہی ساتھ دُنیا والوں نے اسی شرمناک سلوک کا اعادہ کیا کرتے رہے اور آج کے دن تک کرتے چلے آرہے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نہایت درجہ افسوس کے رنگ میں اس کا بار بار ذکر کیا جیسا کہ فرمایا:۔

(۱) وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ (الزخرف آیات ۷، ۸)

ترجمہ:۔ اور ہم نے پہلی قوموں میں بہت سے نبی بھیجے ہیں اور انکے پاس کوئی نبی نہ آتا تھا کہ وہ اس سے ہنسی نہ کرتے ہوں (یعنی ازراہ تحقیر اس کا تمسخر نہ اڑاتے ہوں)۔

(۲) يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ (یٰس آیت ۳۱)

ترجمہ:۔ ہائے افسوس (انکار کی طرف مائل) بندوں پر کہ جب کبھی بھی انکی طرف کوئی رسول آتا ہے وہ اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں (اور اُس کا تمسخر اڑانے لگتے ہیں)۔

یہ تمسخر اور استہزاء اور حقارت آمیز سلوک ان قوموں کو لے ڈوبا کیونکہ اسی سبب سے وہ خدائی غضب اور دردناک عذاب کا نشانہ بنے بغیر نہ رہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مامورینِ الٰہی کے ساتھ کئے جانے والے استہزاء کے معاً بعد اسکے عبرتناک انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

(۱) فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ (الزخرف آیت ۹)

ترجمہ:۔ اور ہم نے ان سے زیادہ طاقتور لوگوں کو (استہزاء کی وجہ سے) ہلاک کر دیا تھا (پھر ان کے ہلاک کرنے میں کیا روک ہو سکتی ہے) اور ان لوگوں کے سامنے پہلے لوگوں کے حالات گزر ہی چکے ہیں (جنہیں خاص اسی وجہ سے ہی ہلاک کر دیا گیا تھا)۔

(۲) وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ (الانعام آیات ۱۱، ۱۲)

ترجمہ:۔ اور تجھ سے پہلے جو رسول گزرے ہیں ان سے بھی ہنسی کی گئی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں سے جنہوں نے ہنسی کی تھی اُنہیں اسی عذاب نے آگھیرا جس کے بارہ میں وہ ہنسی کر رہے تھے۔ تو انہیں کہہ دے (ذرا) زمین میں پھرو۔ پھر دیکھو جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا کرتا ہے۔

اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الاحکام تحت انوار القرآن
آداب المعاشرہ

محترم ملک سیف الرحمان صاحب فاضل ربوہ

(۱۲)

لباس

اسلامی ہدایت یہ ہے کہ لباس آرام دہ صاف، سادہ اور ستر پوش اور باعث حیا ہو۔ اُسے پہن کر انسان باوقار نظر آئے ایسا لباس جو لطیف رجحانات کی عکاسی کرے زیب و زینت کا باعث بنے لیکن نمائش اور بے جا آرائش کا باعث نہ ہو۔ مرد تکبر اور بڑائی کے اظہار کے لئے ریشمی اور بھڑکیلا لباس نہ پہنیں۔ اسی طرح ایسا لباس بھی نہ پہنیں جو معروف معاشرہ کے لحاظ سے عورتوں کا لباس قرار پایا ہے۔ نہ ایسا کپڑا ہو جو عورتوں کے لباس کے لئے مختص ہو گیا ہے نہ ایسا انداز ہو جسے عورتوں نے اپنایا ہے۔ اسی طرح عورتیں مردوں والا لباس نہ پہنیں اور اپنی نسوانی خصوصیات کا خیال رکھیں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں معاشرتی ابتدائی بنیادوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکُمۡ لِبَاسًا یُّوَارِیۡ سَوۡاٰتِکُمۡ وَرِیۡشًا۔

(اعراف ۲۷)

اے اولاد آدم ہم نے تمہارے لئے لباس اتارا جو تمہارے ننگ کو ڈھانکنے اور زینت کو بڑھانے کا موجب ہے

ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبر کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا:-

لَا یَدۡخُلُ الۡجَنَّۃَ مَنۡ کَانَ فِیۡ قَلۡبِہٖ مِثۡقَالُ ذَرَّۃٍ مِنۡ کِبۡرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنۡ یَکُوۡنَ ثَوۡبُہٗ حَسَنًا وَنَعۡلُہٗ حَسَنَۃً قَالَ اِنَّ اللّٰہَ جَمِیۡلٌ یُحِبُّ الۡجَمَالَ اَلۡکِبۡرُ بَطَرُ الۡحَقِّ وَغَمۡطُ النَّاسِ۔

(مسلم کتاب الایمان باب تحریم الکبر)

یعنی اللہ تعالیٰ اُس شخص کو جنت میں داخل نہیں ہونے دیگا جس میں ذرہ برابر بھی کبر و غرور ہو۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا انسان چاہتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو اس کی جوتی خوبصورت ہو۔ آپ نے فرمایا۔ اچھی چیز کو پسند کرنا تو خدا کو محبوب ہے۔ کیونکہ وہ خود جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے تکبر تو یہ ہے کہ انسان حق کا انکار کرے اور اس کی پرواہ نہ کرے اور لوگوں کو حقارت کی نظر سے دیکھے

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ

لَعَنَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ یَلۡبَسُ لِبۡسَۃَ الۡمَرۡاَۃِ وَالۡمَرۡاَۃَ تَلۡبَسُ لِبۡسَۃَ الرَّجُلِ۔

(ابوداؤد کتاب اللباس باب لباس النساء ۲/۲۱۰)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم قرار دیا جو عورتوں کا سا لباس پہنتا ہے اسی طرح اُس عورت کی بھی مذمت فرمائی جو مردوں کا سا لباس زیب تن کرتی ہے۔ ایک اور روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

حُرِّمَ لِبَاسُ الۡحَرِیۡرِ وَالذَّهَبِ عَلٰی ذُکُوۡرِ اُمَّتِیۡ وَاُحِلَّ لِاِنَاثِهِمۡ

ترمذی کتاب اللباس (باب الحریر والذہب للرجال ۱/۳۰۱)

سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لئے حلال کیا گیا ہے اور مردوں کے لئے حرام قرار دیا گیا ہے

اسلامی ہدایت یہ بھی ہے کہ اوضاع یعنی وضع قطع کا ممکن حد تک خیال رکھا جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور صلحائے امت کے تعامل سے جو ایک مجموعی شعار قائم ہوا ہے اور جو وضع قطع اسلام نے اپنائی ہے اس کا لحاظ رکھا جائے مثلاً مرد کے چہرے پر داڑھی ہو مونچھیں لمبی اور بے ہنگم نہ ہوں۔ مناسب حد کے اندر زیبائش و آرائش ہو۔ علاوہ ازیں مسواک کرنا یا برش استعمال کرنا ناک صاف کرنا کان کی میل نکالنا۔ موئے زیر ناف صاف کرنا۔ بغلوں کے بال دور کرنا۔ ناخن اتروانا۔ ختنہ کرنا اور پانی سے استنجاء کرنا یہ سب امور اسلامی شعار کا حصہ اور جسم صاف ستھرا رکھنے کے فطرتی انداز ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَشۡرٌ مِنَ الۡفِطۡرَۃِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعۡفَاءُ اللِّحۡیَۃِ وَالسِّوَاکُ وَالِاسۡتِنۡشَاقُ وَقَصُّ الۡاَظۡفَارِ وَغَسۡلُ الۡبَرَاجِمِ وَنَتۡفُ الۡاِبِطِ وَحَلۡقُ الۡعَانَۃِ وَانۡتِقَاصُ الۡمَآءِ یعنی الاستنجاء

(ترمذی کتاب الادب)

لباس دائیں طرف سے پہننا شروع کرے شلوار ہو تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنے پھر بائیں میں۔ یہی حکم جوتی کے بارہ میں ہے قمیص کے بارہ میں بھی یہی ہدایت ہے جب نیا کپڑا پہنے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

(بخاری کتاب الادب باب ینزع النعل الیسریٰ ۲/۸۷۰)

اور یہ دعا پڑھے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ کَسَانِیۡ هٰذَا الثَّوۡبَ وَرَزَقَنِیۡهِ مِنۡ غَیۡرِ حَوۡلٍ مِّنِّیۡ وَلَا قُوَّۃٍ

(ابوداؤد کتاب اللباس ۲/۲۰۳)

ستر عورۃ

اصل پردہ آنکھوں کی شرم ہے آنکھیں نیچی اور باحیا ہوں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِہِمۡ وَیَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَہُمۡ ؕ ذٰلِکَ اَزۡکٰی لَہُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا یَصۡنَعُوۡنَ ۔ وَقُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنٰتِ یَغۡضُضۡنَ مِنۡ اَبۡصَارِہِنَّ وَیَحۡفَظۡنَ فُرُوۡجَہُنَّ وَلَا یُبۡدِیۡنَ زِیۡنَتَہُنَّ اِلَّا مَا ظَہَرَ مِنۡہَا وَلۡیَضۡرِبۡنَ بِخُمُرِہِنَّ عَلٰی جُیُوۡبِہِنَّ ۪ وَلَا یُبۡدِیۡنَ زِیۡنَتَہُنَّ اِلَّا لِبُعُوۡلَتِہِنَّ اَوۡ اٰبَآئِہِنَّ اَوۡ اٰبَآءِ بُعُوۡلَتِہِنَّ اَوۡ اَبۡنَآئِہِنَّ اَوۡ اَبۡنَآءِ بُعُوۡلَتِہِنَّ اَوۡ اِخۡوَانِہِنَّ اَوۡ بَنِیۡۤ اِخۡوَانِہِنَّ اَوۡ بَنِیۡۤ اَخَوٰتِہِنَّ اَوۡ نِسَآئِہِنَّ اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُہُنَّ اَوِ التّٰبِعِیۡنَ غَیۡرِ اُولِی الۡاِرۡبَۃِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفۡلِ الَّذِیۡنَ لَمۡ یَظۡہَرُوۡا عَلٰی عَوۡرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَلَا یَضۡرِبۡنَ بِاَرۡجُلِہِنَّ لِیُعۡلَمَ مَا یُخۡفِیۡنَ مِنۡ زِیۡنَتِہِنَّ ؕ وَتُوۡبُوۡۤا اِلَی اللّٰہِ جَمِیۡعًا اَیُّہَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۝

(نور ۳۱، ۳۲)

تو مومنوں سے کہدے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا کریں۔ یہ ان کے لئے بہت پاکیزگی کا موجب ہوگا جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اللہ اس سے اچھی طرح خبردار ہے

اور مومن عورتوں سے کہہ دے کہ وہ بھی اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے جو آپ ہی آپ بے اختیار ظاہر ہوتی ہو اور اپنی اوڑھنیوں کو اپنے سینہ پر سے گذار کر اور اس کو ڈھانک کر پہنا کریں۔ اور وہ صرف اپنے خاوندوں یا اپنے باپوں یا اپنے خاوندوں کے باپوں یا اپنے بیٹوں یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا اپنی بہنوں کے بیٹوں یا اپنی ہم کفو عورتوں یا جن کے مالک ان کے داہنے ہاتھ ہوئے ہیں یا ایسے ماتحت مردوں پر جو ابھی جوان نہیں ہوئے یا ایسے بچوں پر جن کو ابھی عورتوں کے خاص تعلقات کا علم حاصل نہیں ہوا اپنی زینت ظاہر کریں ان کے سوا کسی پر نہ ظاہر کریں۔ اور اپنے پاؤں زور سے زمین پر اس لئے نہ مارا کریں کہ وہ چیز ظاہر ہو جائے جس کو وہ اپنی زینت سے چھپا رہی ہیں اور اے مومنو سب کے سب اللہ کی طرف رجوع کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ یہ تو اصل اور حقیقی پردہ ہے تاہم ظاہری پردہ کی اہمیت سے بھی انکار نہیں یہ اصل مقصد میں ممد اور معاون ہے نیز یہ امر بھی مدنظر رہے کہ لباس کا ایک مقصد ستر پوشی ہے۔

انسانی جسم کے بعض حصے ایسے ہیں جنہیں دوسرے سے چھپانا اشد ضروری ہے۔ فقہ کی اصطلاح میں جسم کے ایسے حصوں کو عورۃ غلیظہ کہتے ہیں یعنی "شدید اور سخت ننگ" مرد کے جسم میں ناف سے نیچے پیٹ کا حصہ اور رانیں عام حالات میں واجب الستر ہیں تاہم ضرورت ہو تو ان حصوں کو ننگا رکھا جا سکتا ہے۔ مثلاً کام کے لئے یا تالاب نہر، سمندر میں نہانے اور تیرنے کے لئے اگر ضروری ہو تو صرف لنگوٹ باندھا جا سکتا ہے۔ لیکن عموماً رہن سہن میں پورا لباس مثلاً شلوار قمیص ٹوپی زیب تن رکھنا بہت پسندیدہ ہے۔

خواتین کے لئے ستر اور پردہ کے لحاظ سے تین ہدایات ہیں

۱۔ غیر محرم مرد سے ہاتھ اور پاؤں کے سوا اپنا سارا جسم چھپائے۔ سوائے اس کے کہ کوئی مجبوری ہو مثلاً بھیڑ ہو اور راستہ دیکھنا دشوار ہو تو چہرہ کا کچھ حصہ کھلا رکھ سکتی ہے۔

۲۔ عورتوں اور محرم مردوں کے سامنے چہرہ بازو پاؤں پنڈلیاں کھلے رکھ سکتی ہے۔ سینہ۔ پیٹ۔ پیٹھ اور رانیں ان کے سامنے بھی پردہ میں رہنی چاہئیں۔ یعنی کپڑے پہنے ہوئے ہو۔

۳۔ نماز کے وقت اس کا ستر یہ ہے کہ صرف چہرہ۔ ہاتھ اور پاؤں ننگے ہوں باقی سارا جسم مع سینہ ڈھکا ہوا ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃُ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ (الحاکم)

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب لا تقبل صلوٰۃ حائض الا بخمار ص۴۹ ج۱)

یعنی بالغ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر نہیں ہوگی۔ ایک بار حضرت ام سلمہؓ نے پوچھا کیا عورت قمیص اور اوڑھنی میں نماز پڑھ سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں اگر قمیص اتنی لمبی ہو کہ قدم چھپا جائیں۔

(ابوداؤد ص۹۹ جلد اول کتاب الصلوٰۃ باب فی کم تصلی المرأۃ)

ضرورت کے وقت مثلاً انسان بیمار ہے یا بچہ کی پیدائش کا وقت ہے اور ڈاکٹر خواہ مرد ہو یا عورت اس سے معائنہ کرانا ہے تو جسم کا کوئی سا حصہ کھول سکتا ہے ایسی ضرورت کے وقت پردہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اسلام نے ایسی نقالی کو پسند نہیں کیا جس میں دوسری قوم سے مرعوبیت کا انداز ہو خصوصاً دوسری قوموں کے مذہبی شعار کی نقالی تو بالکل جائز نہیں مثلاً ہندو چوٹی رکھتا ہے خاص طرز سے دھوتی باندھتا ہے زنار پہنتا ہے تلک لگاتا ہے۔ سکھ داڑھی اور سر کے بال رکھتا ہے کڑا اور کچھا پہنتا ہے۔ پادری صلیب لگاتا ہے ایسے مذہبی شعائر کی نقالی اسلام نے ممنوع قرار دی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ۔

(ابوداؤد کتاب اللباس ص۲۰۳ ج۲)

جو کسی دوسری قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہی میں سے ہو جاتا [illegible] ہے۔ ایک اور موقع پر فرمایا

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَیْسَ عَلَیْہِ اَمْرُنَا فَھُوَ رَدٌّ

(بخاری کتاب الاعتصام باب اذا اجتہد العامل او الحاکم فاخطأ ص۱۰۹۲)

جس نے ایسا کام کیا جو ہم مسلمان نہیں کرتے وہ قابل رد اور نامقبول ہے

آداب الاکل والشرب

اسلام کی ہدایت یہ ہے کہ انسان حلال اور طیب چیز کھائے صاف ستھرا اور پاک پانی پئے۔ دودھ۔ شہد اور دوسرے مفید صحت پاک مشروبات اور مرغوب الطبع اشیاء حلال اور طیب ہیں۔

چار قسم کا گوشت حرام ہے باقی کھانے کے قابل ہر چیز حلال ہے البتہ طیب کے مدارج بے شمار ہیں۔ روحانی اور جسمانی صحت کے لئے مفید ہونے کے لحاظ سے کچھ چیزیں طیب ہیں اور کچھ غیر طیب۔ طبعی پسند اور ناپسند کا بھی اس میں خاصہ دخل ہے۔ کسی چیز کے استعمال کے وقت ان سب امور کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

مردار، سؤر، وہ خون جو ذبح کے وقت بہہ نکلے یا زندہ جانور سے نکالا جائے ان سب کا بطور خوراک استعمال حرام ہے۔ اسی طرح وہ جانور بھی حرام ہے جسے اللہ تعالیٰ کے نام کی بجائے کسی اور کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُہٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّکُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّہٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُھِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

(انعام ۱۴۶)

تو ان سے کہہ کہ جو کچھ میری طرف نازل کیا گیا ہے میں تو اس میں اس شخص پر جو کسی چیز کو کھانا چاہے سوائے مردہ یا بہتے ہوئے خون یا سؤر کے گوشت کے کوئی چیز حرام نہیں پاتا۔ سؤر کا گوشت اس لئے کہ وہ نجس ہے یا فسق کو حرام پاتا ہوں۔ یعنی اس چیز کو جس پر خدا کے سوا کسی اور چیز کا نام لیا گیا ہو لیکن جو شخص اس کے کھانے پر مجبور ہو جائے بغیر اسکے کہ وہ شریعت کا مقابلہ کرنے والا ہو یا حد سے نکلنے والا ہو تو وہ یاد رکھے کہ تیرا رب یقیناً بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (باقی)

---

۵ مسند احمد نیل الاوطار ص۲۳ ج۲

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ جَالِسًا کَاشِفًا عَنْ فَخِذِہٖ فَاسْتَاْذَنَ اَبُوْبَکْرٍ فَاَذِنَ لَہٗ وَھُوَ عَلٰی حَالِہٖ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَہٗ وَھُوَ عَلٰی حَالِہٖ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَاَرْخٰی عَلَیْہِ ثِیَابَہٗ۔ فَلَمَّا قَامُوْا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اسْتَاْذَنَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ فَاَذِنْتَ لَھُمَا وَاَنْتَ عَلٰی حَالِکَ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ اَرْخَیْتَ عَلَیْکَ ثِیَابَکَ فَقَالَ یَا عَائِشَةُ اَلَا اَسْتَحْیِیْ مِنْ رَجُلٍ وَاللّٰہِ اِنَّ الْمَلٰئِکَةَ تَسْتَحْیِیْ مِنْہُ۔

(مسند احمد جلد ۶ ص۶۲)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ حَسَرَ الْاِزَارَ عَنْ فَخِذِہٖ حَتّٰی اِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلٰی بَیَاضِ فَخِذِہٖ

(رواہ احمد ص۱۰۱ والبخاری کتاب الصلوٰۃ باب ما یذکر فی الفخذ ص۵۳ نیل الاوطار ص۶۴)

مجالس انصار اللہ

صف دوم کے اراکین کے کوائف بھجوائیں

جملہ مجالس انصار اللہ مقامی صف دوم کے تعداد کے مندرجہ ذیل کوائف جلد از جلد خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

۱۔ نام ۲۔ پیشہ ۳۔ پتہ ۴۔ سن پیدائش ۵۔ سائیکل چلانا جانتے ہیں یا نہیں ۶۔ دکھ کے پاس اپنا بائیسکل ہے یا نہیں۔

نائب صدر صف دوم
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ سالانہ امتحان جامعہ احمدیہ ربوہ

هٰذه النتائج طبق ما يلى من المستوى - مستوى النجاح العام فى هٰذا الامتحان خمسون بالمائة فى جميع المواد ومستوى النجاح فى المجموع لايزال خمسًا وخمسين بالمائة و مستوى النجاح فى ترجمة القرآن الكريم لايزال خمسًا و خمسين بالمائة -

أهنئ الناجحين وادعو الله ان يبارك لهم النجاح و اشجع الراسبين والفاشلين على متابعة الجهود -

امتحان الرسوب سيبدأ فى اليوم الاول من سبتمبر القادم -

(عميد الكلية الاسلامية الاحمدية)

درجہ خامسہ

رول نمبر — نام — حاصل کردہ نمبر — کیفیت

۲۰۰۱ ہادی علی ۹۲۹/۱۵۰۰ ناجح
۲۰۰۲ کرامت اللہ خادم النتیجة تعلن بعد اتمام حفظ القرآن -
۲۰۰۳ محمد اکرم باجوہ ۹۶۲ ناجح
۲۰۰۴ مرزا طیب احمد ۹۹۷ الثانی
۲۰۰۵ سمیع اللہ قمر النتیجة تعلن بعد اتمام الخطبات -
۲۰۰۶ میر عبد القدیر النتیجة تعلن بعد الاختبار الشفوی -
۲۰۰۷ منیر احمد عابد ۹۳۲ ناجح
۲۰۰۸ محمد انور ۹۷۰ ناجح
۲۰۰۹ منور احمد خان ۹۳۰ ناجح
۲۰۱۰ نصیر احمد ناصر ۹۳۷ ناجح
۲۰۱۱ عمر علی طاہر ۹۵۹ ناجح
۲۰۱۲ محمد امداد الرحمن ۱۰۱۵ الاول
۲۰۱۳ حافظ محمد ابراہیم ۹۴۲/۱۴۵۰ الثالث
۲۰۱۴ شیخ محمد یونس النتیجة تعلن بعد اتمام حفظ القرآن والخطبات
۲۰۱۵ محمد حسین ۸۵۷ مرفوعٌ بالمراعات
۲۰۱۶ خوشی محمد شاکر ۹۲۲ مرفوعٌ بالمراعات
۲۰۱۷ شیخ محمد نعیم ۹۵۱ ناجح
۲۰۱۸ حبیب اللہ النتیجة تعلن بعد اتمام حفظ القرآن واختبار القراءة الانكليزية -
۲۰۱۹ ناصر احمد ملہی الرسوب فی الانشاء

درجہ رابعہ

۱۰۰۱ حافظ مظفر احمد ۱۱۶۳/۱۵۰۰ الاول
۱۰۰۲ نصیر احمد قمر ۱۱۲۸ الثانی
۱۰۰۳ مبارک احمد ناصر ۹۳۷ ناجح
۱۰۰۴ بشارت احمد محمود ۹۴۹ ناجح
۱۰۰۵ جمال الدین ۱۰۳۶ الثالث
۱۰۰۶ عزیز الرحمن ۸۸۰ ناجح
۱۰۰۷ حنیف احمد محمود الرسوب فی ترجمة القرآن
۱۰۰۸ محمد طارق محمود ۹۳۲ ناجح
۱۰۰۹ نصیر احمد الرسوب فی ترجمة القرآن
۱۰۱۰ ابراہیم بن یعقوب ۹۲۷ ناجح
۱۰۱۱ منیر احمد چوہدری الرسوب فی ترجمة القرآن
۱۰۱۲ محمد طارق اسلام ۹۶۶ ناجح
۱۰۱۳ مقصود احمد قمر ۸۷۱ ناجح
۱۰۱۴ ریاض احمد النتیجة تعلن بعد اتمام الشروط (الحفظ والمطالعة)
۱۰۱۵ محمد صالح زاہد ۸۰۹ ناجح
۱۰۱۶ محمد بن صالح ۸۴۱ ناجح
۱۰۱۷ محمد ادریس الرسوب فی الادب العربی
۱۰۱۸ ملک خالد محمود الرسوب فی ترجمة القرآن
۱۰۱۹ لئیق احمد طاہر الرسوب فی ترجمة القرآن
۱۰۲۰ منیر الاسلام ۸۰۷ ناجح
۱۰۲۱ محمد طفیل گھمن ۸۹۰ ناجح

درجہ ثالثہ

۲۰۱ فضل احمد ۱۱۵۰/۱۵۵۰ الثانی
۲۰۲ عبد المجید عامر ۱۱۵۸ الاول
۲۰۳ حبیب احمد ۱۰۹۶ ناجح
۲۰۴ منصور احمد مبشر ۱۱۱۹ الثالث
۲۰۵ صفدر حسین ۹۷۷
۲۰۶ محمد علی کائرے ۱۰۶۹
۲۰۷ ذکر اللہ ایوب ۹۷۰
۲۰۸ مغفور احمد قمر ۹۷۴
۲۰۹ طارق محمود مع الاسف لم ینجح
۲۱۰ نسیم احمد شمس الرسوب فی الادب العربی النصف الاول -
۲۱۱ رانا فاروق احمد ۹۷۷
۲۱۲ سید خلیل احمد مع الاسف لم ینجح
۲۱۳ فواد محمود خان مع الاسف لم ینجح
۲۱۴ محمد اشرف عارف الرسوب فی الترجمة القرآن فی الثلث الثانی والاخیر والامتحان الشفوی
۲۱۵ مختار احمد چیمہ ۹۸۳
۲۱۶ رانا محمود احمد مع الاسف لم ینجح
۲۱۷ طاہر مہدی امتیاز احمد الرسوب فی ترجمة القرآن فی الثلث الاخیر والامتحان الشفوی
۲۱۸ محمد غضنفر چٹھہ مع الاسف لم ینجح
۲۱۹ ملک سعید احمد ۱۰۹۳
۲۲۰ عبد الحمید خان الرسوب فی الادب العربی (النصف الثانی) ترجمة القرآن فی الثلث الاخیر والامتحان الشفوی

درجہ ثانیہ

۲۲۱ محمد اکرم عمر ۱۱۱۸/۱۳۰۰ الاول
۲۲۲ عنایت اللہ زاہد ۱۰۱۳ الثانی
۲۲۳ میر عبد الباسط ۸۸۲
۲۲۴ ریاض محمود ۹۱۸
۲۲۵ سیف اللہ خان ۸۹۱
۲۲۶ محمود احمد ناصر ۹۴۶ الثالث
۲۲۷ مشتاق احمد محمود ۸۲۰
۲۲۸ حمید اللہ ۸۶۲
۲۲۹ ملک منور احمد ۸۳۶
۲۳۰ مرزا عبد الصمد ۸۵۳
۲۳۱ جلیل احمد شریف ۸۵۶
۲۳۲ محمود احمد شاہین الرسوب فی الحدیث (النصف الثانی)
۲۳۳ مظفر احمد ۸۵۱
۲۳۴ محمد افضل ظفر ۸۸۲
۲۳۵ سفیر احمد قریشی الرسوب فی الانغلیزیة النصف الاول والثانی
۲۳۶ سعید احمد خان ۸۰۰
۲۳۷ رستم علی شاد ۸۸۴
۲۳۸ محمد یونس خالد الرسوب فی الانجلیزیة (ب) النصف الاول والثانی -
۲۳۹ داؤد احمد ۸۶۳
۲۴۰ سید حسین احمد ۸۹۶

درجہ اولیٰ

۲۴۱ محمد الیاس منیر ۱۱۵۲/۱۳۵۰ الاول
۲۴۲ منیر احمد جاوید ۱۱۳۳ الثانی
۲۴۳ عبد الماجد طاہر ۱۱۱۵ الثالث
۲۴۴ نعمت اللہ ۹۶۳
۲۴۵ عبد المجیب ۹۳۲
۲۴۶ نصیر الدین مجتی ۹۹۰
۲۴۷ ملک محبوب احمد ۱۰۶۰
۲۴۸ اخلاق احمد انجم ۹۷۳
۲۴۹ عبد الباسط ۹۰۸
۲۵۰ ظفر احمد ۹۳۶
۲۵۱ انوار احمد انوار ۸۴۲
۲۵۲ افتخار احمد الرسوب فی الانشاء النصف الثانی
۲۵۳ صفدر نذیر ۸۸۱
۲۵۴ خیر الدین ۸۲۵
۲۵۵ ظفر عباس الرسوب فی الادبیة النصف الاول والانجلیزیة (ب) النصف الاول -
۲۵۶ خلیل احمد ناصر الرسوب فی الصرف النصف الثانی والانشاء النصف الاول -
۲۵۷ ارشاد احمد ملہی ۹۱۷
۲۵۸ مقصود احمد باجوہ ۹۲۴
۲۵۹ قریشی داؤد احمد الرسوب فی الانشاء النصف الاول والثانی
۲۶۰ مقصود احمد سندھو مع الاسف لم ینجح

درجہ ممہدہ

۲۶۲ احمد جبرائیل سعید ۵۴۲/۷۷۵
۲۶۳ محمد احمد زاہد الرسوب فی الانجلیزیة
۲۶۴ اقبال احمد ۶۱۲
۲۶۵ خالد احمد ۵۴۰
۲۶۶ اعجاز احمد ۵۵۳
۲۶۷ محمد ظفر اللہ ہنجرا ۶۰۶
۲۶۸ انعام الرحمن ۵۲۵
۲۶۹ محمد نسیم الرسوب فی القرآن الکریم (النصف الثانی) و الانجلیزیة -
۲۷۰ وسیم احمد ظفر الرسوب فی القرآن الکریم (النصف الثانی)
۲۷۱ ممتاز احمد ۵۱۹
۲۷۲ عبد السمیع ۷۲۲ الاول
۲۷۳ اظہر احمد ۶۰۲
۲۷۴ سعید الرحمن ۵۵۶
۲۷۵ عبد السلام منور الرسوب فی القرآن الکریم (النصف الاول والثانی)
۲۷۶ نور احمد سوبھی الرسوب فی القرآن الکریم (النصف الاول والثانی)
۲۷۷ ضیاء اللہ مبشر الرسوب فی القرآن الکریم (النصف الثانی)
۲۷۸ افتخار احمد ۵۳۹
۲۷۹ سید عابد حسین الرسوب فی الانجلیزیة
۲۸۰ عبد المومن ۷۱۲ الثانی
۲۸۱ ظفر احمد ۶۲۸
۲۸۲ محمود احمد ناصر ۵۹۱
۲۸۳ محمد یٰسین الرسوب فی القرآن الکریم النصف الاول والثانی - والصرف الاول والثانی -
۲۸۴ صادق محمد الرسوب فی القرآن الکریم النصف الثانی
۲۸۵ ارشاد احمد ۵۲۲
۲۸۶ نصیر احمد شاہد ۶۵۵
۲۸۷ میر عبد المتین الرسوب فی القرآن الکریم النصف الثانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر درس القرآن کلاس کی اہمیت

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب)

قرآن مجید نے مومنوں کو تاکید فرمائی ہے کہ وہ علم دین سیکھنے کے لئے مرکز میں حاضر ہوتے رہیں اور روحانی انوار سے منور ہوتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝ (توبہ ع ۱۵) کہ سارے کے سارے مومن ایک ساتھ ایک وقت میں مرکز کی طرف نہیں جا سکتے۔ پس ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ہر گروہ اور جماعت میں سے ایک حصہ مرکز میں جا کر دین سیکھے اور وہ واپس آکر اپنی قوم کے لوگوں کو ہوشیار اور بیدار کریں تاکہ وہ لوگ بھی چوکس ہو کر عذابِ الٰہی سے محفوظ ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ نے روحانی مراکز کو ماں سے مشابہت دی ہے اور اُسے اُمّ قرار دیا ہے جس طرح بچے ماں کے دودھ سے پرورش پاتے ہیں۔ اسی طرح جماعتوں کے افراد مرکزی روحانی دودھ سے روحانی نشوونما پاتے اور ایمان و عرفان کی منازل طے کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے لئے مرکزی مقام پر حاضر ہو کر روحانی فوائد سے متمتع ہونا از بس ضروری ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احباب کو تاکید فرمائی ہے کہ وہ بار بار مرکز میں آتے رہیں۔ حضورؑ کے بعد خلفاء کی طرف سے بھی ایسے مواقع پیدا ہوتے رہتے ہیں جن میں افرادِ جماعت کو فیوضِ روحانیہ سے مستفید ہونے کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔ ہمارا سالانہ جلسہ ایک اجتماعی روحانی موقعہ ہے۔ مجلس شوریٰ بھی ایک خاص روحانی اجتماع ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ بعض ذیلی تنظیموں، انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ وغیرہ کے اجتماعات اور تربیتی مواقع پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

کافی سالوں سے خاص قرآن مجید کی تعلیم کے لئے فضل عمر درس القرآن کلاس جاری ہے جس میں جماعتوں کے نمائندہ طلبہ و طالبات آتے ہیں۔ یہ کلاس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کی خصوصی ہدایات و نگرانی میں نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ کے اہتمام میں جاری ہے۔ اس کلاس میں آنے والے طلبہ و طالبات کو معلوم ہے کہ اس موقعہ سے انہیں قرآن مجید اور دیگر علوم دینیہ سے خاصا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اس کلاس میں کم و بیش ایک ہزار طلبہ اور طالبات حاضر ہوتے ہیں۔ وللہ الحمد۔

تمام احمدی جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان کا فرض ہے کہ اس کلاس کے لئے اپنے ہاں سے بہترین اور علم دین کے شوقین طلبہ کو بھجوائیں۔ اس سال یہ کلاس یکم جولائی سے شروع ہو رہی ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن مجید کو پڑھتے اور پڑھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ اللّٰھم آمین یا ربّ العٰلمین۔

خاکسار
ابوالعطاء جالندھری
نزیل کوئٹہ

نتیجہ امتحان سالانہ جامعہ احمدیہ (بقیہ صفحہ ۵)

۲۸۸	محمد ایوب کھوکھر	۵۲۲
۲۸۹	احسان اللہ چیمہ	۶۲۲
۲۹۰	مبشر احمد طارق	۶۹۰
۲۹۱	نصیر احمد بٹ	۵۹۷
۲۹۲	شفیق احمد	الرسوب فی الادب العربی ا/ النصف الاول۔
۲۹۳	طاہر محمود	۶۰۸
۲۹۴	سید طاہر محمود	۵۶۲
۲۹۵	مسعود احمد	۶۲۶
۲۹۶	جاوید احمد	۶۷۱
۲۹۷	مختار احمد ایاز	الرسوب فی القرآن الکریم

(النصف الثانی)

۲۹۸	بشارت الرحمٰن	۶۷۷
۲۹۹	محمد ارشاد اقبال	مع الاسف لم ینجح

الفصل الخاص ۱

۳۰۲	احمد ڈاڈی	۷۹۸/۹۰۰	الاول
۳۰۳	عیسیٰ احمدی	۸۱۷	

الفصل الخاص ۲

۳۰۰	قمر الدین	۱۷۷/۳۰۰
۳۰۱	حامد محمود	۱۱۳

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اول)

حضور نے فرمایا کہ ہماری جماعت کا شروع سے لے کر آج تک یہی مسلک رہا ہے کہ اس نے قانون کی ہمیشہ پابندی کی ہے اور حکام سے تعاون کیا ہے۔ ظلم کے مقابلہ میں ظلم کرنے سے تو ایک ایسا چکر شروع ہو جاتا ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ الٰہی جماعتیں ظلم جھیلنے کے باوجود ظلم سے ہمیشہ اجتناب کرتی ہیں اور اس سلسلے میں وہ ہمیشہ ایک سدِّ سکندری ثابت ہوتی ہیں۔

(۵) ہر ملک کا ہر احمدی اپنے ملک کا وفادار شہری ہے۔ وہ ملک سے غداری کا کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا بلکہ ہمیشہ اپنے وطن کی بہتری اور خیر خواہی کے جذبہ سے معمور رہتا ہے۔ اور چونکہ وہ قبولیتِ دعا کا بارہا تجربہ اور مشاہدہ کر چکا ہے (جس سے بالعموم دوسرے لوگ محروم ہیں) اس لئے وہ اپنے ملک کی بقاء و استحکام اور ترقی کے لئے دیگر کوششوں کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے در کو بھی کھٹکھٹاتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ وہ ضرور اس کی دعاؤں کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے گا۔ پس ملک کے لئے دعائیں کرنا ہماری خصوصی ذمہ داری ہے۔

آخر میں حضور نے دعا فرمائی کہ خدا تعالیٰ ہر احمدی کو اس کی ان اہم شہری ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ملک میں ایک ایسا حسین معاشرہ اور ماحول پیدا ہو جائے جس میں کوئی مظلوم نہ رہے۔ ہر شہری کو اس کے تمام حقوق حاصل ہوں اور اس کے نتیجہ میں ہمارا ملک خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے ترقی کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔ آمین۔

انسپکٹر صاحبان وقف جدید!

آپ مہربانی فرما کر اپنی کارروائی کی رپورٹ کے ساتھ اپنے آئندہ پروگرام سے بھی دفتر کو مطلع رکھیں تاکہ وقتاً فوقتاً ضروری ہدایات بھجوائی جا سکیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک، شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالاتِ بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون نمبر ۲۸۴۴

ھو الشافی
دانت مت نکلوائیے

رسالہ دانتوں کی حفاظت ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔ اس میں پائیوریا (مانخورہ) کیریز (دانتوں کے گھن) اور دانت درد کا مفصل علاج وغیرہ درج ہے۔

کیورٹیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۶

آپ کی اپنی
احمدیہ ٹریول ایجنسی

امریکہ۔ کینیڈا۔ مغربی جرمنی۔ استنبول۔ یونان۔ مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری سفر کی رعائتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے آج ہی رجوع فرمائیں

★ انڈس ٹریول سروس ★
ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹی ہوٹل
لاہور

درخواست دعا

مکرم عبد الحی صاحب کراچی سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی اہلیہ صاحبہ کا رسولی کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ اپریشن کامیاب کرے اور انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴